روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۱۲ شوال ۱۴۰۹ھ، ۱۸ ہجرت ۱۳۶۸ھ، ۱۸ مئی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۱۲

یوم قدرت ثانیہ / ۲۷ مئی

جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں ۲۷ مئی کو یہ تاریخی اہمیت حاصل ہے کہ اس روز جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے قدرتِ ثانیہ کا بابرکت ظہور ہوا جو الٰہی بشارتوں کے مطابق ہمیشہ رہنے والی اور دائمی ہے۔ قدرت ثانیہ کی مبارک یاد کو تازہ رکھنے کے لئے جماعت ہائے احمدیہ دنیا بھر میں ہر سال ۲۷ مئی کو بطور "یوم قدرتِ ثانیہ" منایا کرتی ہیں۔ امسال بھی پاکستان کی جملہ جماعتوں میں یہ دن پوری شان اور اہتمام کے ساتھ منایا جانا ضروری ہے۔ اس روز جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کے ظہور اور اس کی غیر معمولی برکات اور اعجازی تاثیرات کے تذکرے ہونے چاہئیں قدرت ثانیہ کے بقاء اور استحکام کے لئے انفرادی اور اجتماعی دعائیں ہوں۔ اور قدرتِ ثانیہ کے مظہر رابع پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور سلامتی کے لئے نیز حضور کے جملہ مقاصد کی معجزانہ تکمیل اور فاتحانہ شان کے ساتھ جلد تر واپسی کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ مناجات اور دعائیں کی جائیں۔ اور حسبِ سابق امراء کرام اور مربیان حضرات یہ انتظام فرمائیں کہ ان کے حلقہ کی ہر جماعت میں یہ مبارک دن بھرپور انداز سے منایا جائے۔ اور اس کے بعد تفصیلی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کو بھجوائی جائیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

۳۱ مئی آخری تاریخ

جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ پاکستان کو یہ پروگرام دیا گیا تھا کہ وہ ۲۳ مارچ کے حوالے سے یوم بانی سلسلہ احمدیہ منانے کا اہتمام کریں۔ اور اس کے لئے ۳۱ مئی آخری تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ خدا کے فضل سے اکثر جماعتیں اس پروگرام پر عملدرآمد کر چکی ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں میں اس پروگرام کی تعمیل نہیں ہوئی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ امراء صاحبان و مربیان کرام کی خدمت میں بطور یاددہانی گزارش ہے کہ وہ ۳۱ مئی سے پہلے پہلے "یوم بانی سلسلہ احمدیہ" سے متعلق پروگرام کی تعمیل کر کے اپنی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں جلد بھجوا دیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

> خدا..... عزیزوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔
> (حقیقۃ الوحی)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہماری جماعت کو یہ نصیحت یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ اس امر کو مدِّ نظر رکھیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں۔ بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے۔ لیکن جنابِ الٰہی کو ان امور کی پرواہ نہیں۔ اُس نے تو صاف طور پر فرما دیا ——— اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرّم ہے جو متقی ہے اب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں رہے ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۳۸، ۲۳۹)

"استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو۔ موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے۔

جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توجہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا بھی اقرار کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقع ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور رجوع برحمت فرماتا ہے۔ اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے تم بھی اب ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ نہیں بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیئے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہوگا یا ناراض۔ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: قاضی منیر احمد؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ - قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ ہجرت ۱۳۶۸ ہش ۱۸ مئی ۱۹۸۹ء

مذاق میں جھوٹ

زبانوں کے ادب کو پروان چڑھانے والے مذہبی لوگ بھی ہو سکتے ہیں لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ادب برائے ادب کے نظریہ کے تحت اکثر ادیب مذہب سے یا بیگانہ ہوتے ہیں یا مذہب میں بہت کم دلچسپی لینے والے۔ اور یہ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ بعض اوقات وہ زبان کے چسکے کے لئے ایسے الفاظ بھی استعمال کر جاتے ہیں جن کی مذہب کی دنیا میں تو بہت اہمیت ہے لیکن وہ انہیں عامیانہ رنگ دے دیتے ہیں۔ ان کے اس طرح استعمال کردہ الفاظ یا تراکیب عام ہونے لگتی ہیں اور پھر مذہب سے دلچسپی رکھنے والے بھی ان الفاظ اور تراکیب کو استعمال کرنے لگتے ہیں۔ اس کے متعلق قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر نے ایک دفعہ خطبہ میں جماعت کو تلقین فرمائی تھی کہ ایسا ہرگز نہ کیا جائے۔

ہمارے پیارے امام قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر نے اس عادت کے ایک اور پہلو کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ ہے بچوں کا مذاق مذاق میں جھوٹ بولنا۔ بچوں سے بات آگے بھی بڑھ جاتی ہے وہی بچے بڑے ہو کر از راہِ مذاق جھوٹ بول دیتے ہیں آپ نے بارہا دیکھا ہوگا کہ دو چار دوست اکٹھے ہوں تو مذاق مذاق میں جھوٹ بولنے کی عادت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ دوسروں کی تکلیف کا باعث بنتی ہے اور بعض اوقات ایسی غلط فہمیوں کا پیش خیمہ بن جاتی ہے کہ دوست دوست نہیں رہتے بلکہ آہستہ آہستہ پرے ہٹتے ہٹتے ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں۔

والدین کا یہ فرض ہے کہ پہلے تو وہ خود مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولیں اور پھر اپنے بچوں کو بھی اس بات کی تلقین کریں اور اس بات پر نگاہ رکھیں۔ ہے تو یہ چسکے کی بات لیکن نہایت غیر مفید چسکہ ہے اور کئی گناہوں کو جنم دینے والا گناہ۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اس برائی کی طرف توجہ دیں اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ جہاں جہاں یہ برائی قائم رہے گی۔ معاشرہ کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کا باعث ہوگی۔ ہم ایسا کیوں ہونے دیں۔ ہم خود کیوں نقصان اٹھائیں۔ ہم دوسروں کے نقصان کا باعث کیوں بنیں۔

پرچم کا ملا ہے مرے ہاتھوں کو حوالہ
خاصیتِ فولاد عطا کر انہیں مولیٰ
جو کوئی بھی تھامے اسے، تا روزِ قیامت
ہر پرچمِ عالم سے یہ پرچم رہے بالا

ابوالاقبال

غزل

شکست ہوگی اسے فتح یاب ہم ہوں گے
وہ ٹوٹ جائے گا گُل سے گلاب ہم ہوں گے

حریمِ یار میں آئیں گے انقلاب نئے
نکالا جائے گا وہ، باریاب ہم ہوں گے

پرانی شب کے اندھیروں میں دفن ہوگا وہ
نئی سحر کا نیا آفتاب ہم ہوں گے

زمانہ بیت گیا کم عیار لفظوں کا
نئی رتوں میں شریکِ نصاب ہم ہونگے

نئی طرح سے یہ تاریخ لکھی جائیگی
سوال ہوگا اگر وہ جواب ہم ہوں گے

گرایا جائیگا وہ اسکی شوخ نظروں سے
نگاہِ ناز میں اب انتخاب ہم ہوں گے

سفر نیا ہے تو کچھ غم نہ کر نگارِ وطن
نئے سفر میں ترے ہمرکاب ہم ہوں گے

ستارہ سا جو دلوں میں چمکتا ہے اکبر
وہ عہدِ خواب ہے تعبیرِ خواب ہم ہونگے

اکبر حمیدی

صد سالہ جوبلی کی مبارک قبول ہو
بے انتہا خوشی کی مبارک قبول ہو
اب دوسری صدی کا ہے آغاز ہو چکا
غلبے کی اس صدی کی مبارک قبول ہو

ڈاکٹر حنیف احمد قمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیام امن کیلئے ایک راہنما اصول

سیدنا حضرت فضل عمر ایک مذہبی جماعت کے قائد و رہنما ہونے کی وجہ سے سیاسی امور میں کسی سیاسی لیڈر کی طرح تو کبھی دخل نہ دیتے تھے۔ تاہم آپ کی سیاسی سوجھ بوجھ اور خداداد فراست ایسی تھی کہ جب بھی آپ نے کسی سیاسی مسئلہ پر قوم کی راہنمائی فرمائی نتیجہ کے اعتبار سے قوم کے لئے مفید ہی ثابت ہوئی۔ اس حد تک سیاست میں دخل کے متعلق حضور نے متعدد مرتبہ اپنے خطبات و تقاریر میں وضاحت فرمائی کہ یہ ہر شہری کا حق ہے اور اس حد تک مداخلت جماعت کو اس کے صحیح اور اصل مقصد سے ہٹانے کا باعث نہیں ہو سکتی۔ حضور کی سیاسی بصیرت اور رہنمائی کے متعلق یہ اصول بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ آپ کبھی بھی عام سیاسی لیڈروں کی طرح محض عوامی مقبولیت کے حصول کی خاطر کوئی کام نہیں کرتے تھے بلکہ آپ قرآن مجید کے غیر متبدل اصولوں اور لازوال حقیقتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہی اپنا راہ عمل متعین فرماتے تھے۔ اور چونکہ بنیاد وقتی مصالح یا ذاتی دلچسپی اور لالچ پر نہیں ہوتی تھی بلکہ احکام الٰہی پر ہوتی تھی۔ اس لئے اس کے غلط اور غیر مفید ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ حضور نے اس امر کے متعلق ایک بصیرت افروز بیان دیتے ہوئے ۱۹۳۱ء میں فرمایا:۔

"ایک طرف ہماری جماعت جہاں اس بات کے لئے مقرر ہے کہ دنیا سے تاریکی کو مٹا کر روشنی قائم کرے، شرک کو مٹا کر توحید قائم کرے وہاں خدا ہی کے فضل کے تحت ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان میں سیاسیات کا حل بھی ہماری ہی ساتھ وابستہ ہے۔ مجھے یاد ہے جب پہلے پہل میں نے سیاسی امور کے متعلق قلم اٹھایا۔ . . . . . اپنی جماعت کا بیشتر حصہ خیال کرتا تھا کہ یہ اپنی حد سے تجاوز ہے اور دوسروں کا بیشتر حصہ تو یہ کہتا کہ انہیں کیا سوجھی ہے ایک دور افتادہ گاؤں میں بیٹھ کر سیاسیات پر رائے زنی کرنے لگ گئے ہیں۔ ان کی بات کون سنے گا اور کون اسے وقعت دیگا چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے ایک معزز شخص کے متعلق بتایا کہ انہوں نے کہا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ریلوے سٹیشن سے بھی گیارہ میل دور (جب حضور نے یہ بات فرمائی اس وقت قادیان تک ریل گاڑی نہیں جاتی تھی۔ بٹالہ ریلوے سٹیشن قادیان سے گیارہ میل تھا ناقل) ایک گاؤں میں بیٹھ کر سیاسیات پر بحث کی جا سکتی ہے جو کہ روز بروز بدلتی رہتی ہے۔ غرض ایسی جگہ بیٹھ کر ہم نے یہ کام شروع کیا۔ مگر جو خیالات ہم نے اسوقت پیش کئے آج . . . . . اکثریت ان کی تائید میں ہے۔ اور پہلے اگر یہ اعتراض کیا جاتا تھا کہ ایک گاؤں میں بیٹھ کر انہیں جرأت ہی کیونکر ہوئی کہ سیاسیات پر مضامین لکھیں اور مشورے دیں۔ اب جو کتابیں میں نے سیاسی معاملات کے متعلق لکھی ہیں دوستوں نے بتایا۔ کئی لوگ کہتے ہیں باہر سے لکھ کر بھیج دی جاتی ہیں اور ان کے نام سے شائع کر دی جاتی ہیں۔ گویا اب یہ کہتے ہیں جو کچھ میرے نام سے شائع ہوتا ہے وہ میں نہیں لکھ سکتا کوئی اور لکھ دیتا ہے۔ . . . . . ہماری طرف سے (قومی) خیر خواہی اور . . . . . حقوق کی حفاظت کسی نفسانیت کے ماتحت نہیں ہوئی۔ اگر ہمارے اندر نفسانیت ہوتی اور ہم اپنے ذاتی فوائد اور اغراض پیش نظر رکھتے تو ہم بھی صحیح نتیجہ پر نہ پہنچ سکتے . . . . . ."

حضور کے اس ارشاد میں جن کتب کا ذکر ہے ان میں سے اکثر ہندوستان کے اہم سیاسی مسائل سے متعلق تھیں۔ تاہم حضور نے اپنی ایک معرکۃ الآرا تصنیف "احمدیت ـــــ" میں بین الاقوامی معاملات کے متعلق اپنی قرآنی بصیرت و فراست سے کام لیتے ہوئے ایک عظیم الشان رہنما اصول بیان فرمایا:۔

"(قرآن مجید نے) . . . . جھگڑوں کو مٹانے کیلئے ایک عجیب حکم دیا ہے جسے آج ہم لیگ آف نیشنز کی شکل میں دیکھتے ہیں۔ لیکن ابھی تک یہ لیگ ویسی مکمل نہیں ہوئی جس حد تک (قرآن) اس کو لیجانا چاہتا ہے . . . . . اس آیت میں بین الاقوامی صلح کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل لطیف گر بتائے ہیں۔ سب سے اوّل جب دو قوموں میں لڑائی اور فساد کے آثار ہوں مخاد دوسری قومیں بجائے ایک یا دوسرے کی طرفداری کرنے کے ان دونوں کو توجہ دیں کہ وہ قوموں کی پنچایت سے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرائیں۔ اگر وہ منظور کر لیں تو جھگڑا مٹ جائیگا۔ لیکن اگر ان میں سے ایک نہ مانے اور لڑائی پر تیار ہو جائے تو دوسرا قدم یہ اٹھایا جائے کہ باقی سب اقوام اس کے ساتھ مل کر لڑیں اور یہ ظاہر ہے کہ سب اقوام کا مقابلہ ایک قوم نہیں کر سکتی۔ ضرور ہے کہ جلد اس کو ہوش آجائے اور وہ صلح پر آمادہ ہو جائے پس جب وہ صلح کے لئے تیار ہو تو تیسرا قدم یہ اٹھائیں کہ ان دونوں قوموں میں جن کے جھگڑے کی وجہ سے جنگ شروع ہوئی تھی صلح کروا دیں۔ یعنی اس وقت اپنے آپ کو فریق مخالف بنا کر خود اس سے معاہدات کرنے نہ بیٹھیں بلکہ اپنے معاہدات تو جو پہلے تھے وہی رہنے دیں صرف اسی پہلے جھگڑے کا فیصلہ کریں جس کے سبب سے جنگ ہوئی تھی۔ اس جنگ کی وجہ سے نئے مطالبات قائم کر کے ہمیشہ کے فساد کی بنیاد نہ ڈالیں چوتھے یہ امر مد نظر رکھیں کہ معاہدہ انصاف پر مبنی ہو یہ نہ ہو کہ چونکہ ایک فریق مخالفت کر چکا ہے اس لئے اس کے خلاف فیصلہ کر دو بلکہ باوجود جنگ کے اپنے آپ کو ثالثوں کی سی صف میں رکھو۔ فریق مخالف

باقی! صفحہ ۷ پر

بہائیت

بہائیت وہ واحد "مذہب" ہے جو اپنے پیروؤں کو اپنے مذہبی عقائد خفیہ رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ جناب بہاء اللہ ایک بہائی "مبلغ" مرزا حیدر علی صاحب کو اس سلسلے میں توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں

"اُستر ذَهَبك و ذِهابك
وَمذهبك" (بہجۃ الصدور صہ ۸۳)

یعنی "اپنے سونے اپنی آمد و رفت اور اپنے مذہب کو مخفی رکھو"۔

بہائیت کی یہی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے بہائی عقائد کے بارے میں پوری طرح جاننا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور کسی بہائی سے تبادلہ خیالات کرنا اور گفتگو کرنا تو تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مذہبی گفتگو تب ہی نتیجہ خیز اور مفید ہو سکتی ہے جب گفتگو کرنے والوں کے کم از کم بنیادی عقائد کا صحیح علم ہو اور کسی بھی مرحلہ پر ان کیلئے ان بنیادی عقائد کی تردید یا ان سے انحراف کرنا ممکن نہ ہو۔ بہائی حضرات سے گفتگو کرتے ہوئے سب سے بڑی مشکل یہی پیش آتی ہے کہ وہ کسی بھی بنیادی عقیدہ پر قائم نہیں رہتے، اور اپنی مسلمہ کتب سے ماخوذ عقائد سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ یہی نہیں کہ انہیں اپنے عقائد کو مخفی رکھنے کا حکم ہے بلکہ جناب عبد البہاء نے تو بہائیت کے دامن کو اتنا وسیع کر دیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔

إِذَا كُنْتَ فِي جَمِيعَةٍ أَوْ هَيْئَةٍ فَلَا تُفَارِقْ إِخْوَانَكَ فَإِنَّكَ يُمْكِنُكَ أَنْ تَكُونَ بَهَائِيًّا مَسِيحِيًّا وَبَهَائِيًّا مَاسُونِيًّا وَبَهَائِيًّا يَهُودِيًّا وَبَهَائِيًّا مُسْلِمًا۔ (مفاوضات عبد البہاء صہ ۱۰۰)

کہ "تم جس جمعیت یا انجمن میں ہو تمہیں بہائی ہونے کی وجہ سے اپنے بھائیوں سے الگ ہونے کی ضرورت نہیں تم عیسائی بہائی بھی رہ سکتے ہو موسوی بہائی بھی رہ سکتے ہو یہودی بہائی بھی رہ سکتے ہو اور مسلمان بہائی بھی رہ سکتے ہو"۔

پھر اس پر بس نہیں، جناب بہاء اللہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ:

"A MAN MAY BE A BAHAI EVEN IF HE HAS NEVER HEARD THE NAME OF BAHAULLAH"

باقی! صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

شذرات

میں نائیجیریا میں تھا تو ایک چھوٹا سا اخبار کہیں سے میرے ہاتھ لگا مجھے اب تو یاد نہیں کہ اس کے کس مضمون کے ساتھ دلچسپی پیدا ہوئی لیکن میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ یہ پرچہ کہاں سے شائع ہوتا ہے۔ اس پر ایتھلون لکھا ہوا تھا۔ اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ ایتھلون ہے کہاں۔ میں نے اٹلس بھی اور اس میں ایتھلون کی تلاش شروع کر دی ایتھلون کا ایک شہر تو فرانس میں ملا اور دوسرا جنوبی افریقہ میں۔ میں نے دونوں شہروں میں پرچے کے نام اپنا اخبار دی ٹرتھ بھیج دیا۔ فرانس سے تو کوئی جواب نہ ملا لیکن جنوبی افریقہ سے مجھے ایک پرچہ ملا۔ جو سائز اور حجم میں اس سے مختلف تھا لیکن نام یہی تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو پرچہ میرے ہاتھ لگا تھا۔ وہ ابتدائی ہوگا۔

اور اس کے بعد ناشر نے اسکی ہیئت بدل کر اسے ایک بہتر پرچہ بنا دیا۔ اس کا نام تھا مسلم ڈائجسٹ۔ اور اس پرچے کے ملنے کے بعد ہمارے پرچے کا یعنی نائیجیریا جماعت سے شائع ہونے والے ٹرتھ کا اور اس پرچے کا یعنی مسلم ڈائجسٹ کا آپس میں تبادلہ جاری رہا۔ کچھ عرصے کے بعد مسلم ڈائجسٹ میں پروفیسر الیاس برنی نے میرے ایک قسط وار چھپنے والے مضمون پر تنقید شروع کی۔ اور پھر تنقید در تنقید دونوں طرف سے جاری رہی۔ الیاس برنی نے بھی اپنے مضامین کو جمع کر کے ایک کتاب چھاپ دی اور میں نے بھی اپنے مضامین کو جمع کر کے ایک کتاب چھاپ دی۔ اس وقت جو اس پرچے کی یاد آئی ہے۔ وہ دراصل ایک خاص واقعے کے پیش نظر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلم ڈائجسٹ کے ایک مضمون نگار نے طلاق پر اس پرچے میں مضمون شائع کیا اور اس میں یہ لکھا کہ ایک ہی وقت تین دفعہ طلاق کا لفظ بول دینے سے طلاق نہیں ہو جاتی۔ اس مضمون کا چھپنا تھا کہ جنوبی افریقہ میں مسلم ڈائجسٹ کے خلاف ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ باوجود اس کے کہ سب لوگ جانتے تھے کہ یہ پرچہ ہماری مخالفت میں مضامین شائع کرتا ہے۔ بلکہ اس کے ناشر نے (جو احمد شاہ نورانی صاحب کے بہنوئی ہیں) بعض کتابچے بھی احمدیت کے خلاف شائع کئے ہوئے تھے۔ لیکن ہنگامہ اس بات پر کھڑا ہو گیا۔ کہ مسلم ڈائجسٹ نے جسطرح طلاق کو پیش کیا ہے یہ تو احمدیوں کا طریق ہے۔ دیواروں پر پوسٹر لگ گئے۔ کہ اس رسالے کا ناشر اور ایڈیٹر (جن کا نام محمد مکی ہے) مرزائی ہو گیا ہے اب وہ بہتیرا لوگوں سے یہ کہنے کی کوشش کرتے کہ ان کا "مرزائیت سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن لوگ ماننے میں ہی نہیں آتے تھے۔

انہوں نے اس واقعہ کو انتہائی عجیب سمجھ کر مجھے خط لکھا اور شائد (اس وقت پوری طرح یاد نہیں) ان پوسٹروں میں سے بعض پوسٹر بھی مجھے بھجوائے۔ اور انہوں نے یہ لکھا کہ دیکھئے کیسا ستم بالائے ستم ہے کہ اتنی سی بات پر ہم پر کفر کا فتویٰ بھی لگ رہا ہے۔ اور ہم مرزائی بھی کہلا رہے ہیں۔ ان کا یہ خط ملنے پر میں نے انہیں خط لکھا کہ اس سے آپ کو اس بات کا اندازہ ہو جانا چاہیئے۔ کہ جو شخص ذرا سی بھی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لوگ کس طرح اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ میں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر کیا اور مکی صاحب سے گذارش کی کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ اصلاح کتنی مشکل چیز ہے۔ کسی ایسے رویے سے جو لوگوں نے لمبے عرصے سے اختیار کر رکھا ہو ذرا بھی پرے ہٹنا جسے وہ انحراف بھی کہہ سکتے ہیں کتنی مشکلات کا باعث بن جاتا ہے۔

اس کے کچھ دیر بعد میں واپس پاکستان آگیا اور شاید اسی لیئے ان کا جواب الجواب مجھے نہیں ملا۔ یہاں آکر کچھ دیر ان کا پرچہ مسلم ڈائجسٹ مجھے نہ مل سکا۔ لیکن جب میں نے انہیں یاد دہانی کرائی اور اپنا پرچہ "تحریک جدید" باقاعدگی کے ساتھ انہیں بھیجنا شروع کیا تو انہوں نے بھی مسلم ڈائجسٹ دوبارہ مجھے بھیجنا شروع کر دیا۔ جو اب تک مجھے مل رہا ہے۔ اگرچہ اب بھی ان کے اکثر و بیشتر مضامین ہمارے خلاف ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں تک پرچوں کے تبادلے کا سوال ہے۔ اس میں کبھی کوئی فرق نہیں آیا۔

جب محمد مکی صاحب کے خسر (مولانا شاہ احمد نورانی کے والد) زندہ تھے تو وہ اکثر جنوبی افریقہ دورے پر جایا کرتے تھے۔ ان کے بعد انکے بیٹے شاہ احمد نورانی نے جانا شروع کیا اور کچھ عرصے کے بعد نورانی صاحب کے ایک اور بہنوئی فضل الرحمٰن صاحب علیگ نے بھی ان دوروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ فضل الرحمٰن صاحب علی گڑھ کے تعلیم یافتہ تھے۔ اور گولڈ میڈلسٹ۔ وہ کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے اور علمی ادبی حلقوں میں بڑے وقیع سمجھے جاتے تھے۔ جب نورانی صاحب اور فضل الرحمٰن صاحب نے آگے پیچھے دورے شروع کئے۔ تو وہاں مسلمانوں کے آپس میں اختلافات بڑھنے لگے شائد اسکی ایک وجہ جیسا کہ بعض اخبارات نے ذکر کیا تھا دورے کے دوران تقریر کی قیمت کی وصولی پر اختلافات پیدا ہو گئے تھے محمد مکی صاحب نے یہ دیکھ کر کہ ان کے ہم زلف اور برادر نسبتی (بیوی کے بھائی) کے آپس میں تعلقات خراب ہو رہے ہیں غالباً ان دونوں کی حمایت ترک کر دی۔ فضل الرحمٰن صاحب تو اب وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ نورانی صاحب میدان کو خالی اور کھلا سمجھ کر وہاں پھر جانے لگے ہوں۔

قادریہ تو یہ لوگ پہلے ہی کہلاتے تھے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد نورانی صاحب نے ایک نیا مسلک علیمیہ کے نام سے بھی شروع کر دیا۔

دراصل نورانی صاحب اور فضل الرحمٰن صاحب کے آپس میں اختلافات کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ دونوں اپنے آپ کو عبدالعلیم صدیقی صاحب کا جانشین سمجھتے تھے۔ خیر کچھ بھی ہو مکی صاحب ایک عرصے سے مسلم ڈائجسٹ شائع کر رہے ہیں اور ان کے اکثر و بیشتر مضامین یعنی انکے رسالے میں چھپنے والے مضامین احمدیت کی مخالفت میں ہوتے ہیں۔ دو چار سال ہوئے ایک عجیب واقعہ رونما ہوا۔ مسلم ڈائجسٹ میں اس عنوان سے کہ "اچھا مسلمان کون ہے" ایک صفحہ چھپا۔ میں نے اس صفحہ کو پڑھ کر محسوس کیا کہ یہ تو کشتی نوح کے کسی ایک صفحے کا ترجمہ ہے۔ چنانچہ جب میں نے کشتی نوح کے ساتھ مسلم ڈائجسٹ میں شائع شدہ مضمون کا موازنہ کیا تو معلوم ہوا کہ بغیر کسی ردوبدل کے کشتی نوح ہی کا صفحہ چھاپ دیا گیا تھا۔ اور عنوان یہ تھا کہ "اچھا مسلمان کون ہوتا ہے"۔ یہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کشتی نوح میں مندرج تعلیم کا ایک حصہ تھا۔

اگرچہ وہ ہمیں برملا کافر کہتے ہیں۔ لیکن جب یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ اصل مسلمان کون ہے یا اچھا مسلمان کون ہے۔ تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب کشتی نوح میں سے تعلیم کا کوئی حصہ لے کر پیش کرنا پڑتا ہے۔ چلو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ان کتابوں سے اسطرح استفادہ کرتے ہیں۔

آج کل مسلم ڈائجسٹ احمدیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے ان پر بھی یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ وہ احمدیت کی تعلیم ہی کو فروغ دے رہے ہیں ان کے اپنے دل میں کیا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ کی تاریخ تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اس میں ایک باب شاہدین کے مقالہ جات کا ہے۔ تقریباً دو سال مقالہ نویسوں کو اپنے مقالوں پر نام کی بجائے رول نمبر لکھنا ہوتا تھا۔ ایسے تمام شاہدین سے جنہوں نے اپنے مقالوں پر نام کی بجائے رول نمبر لکھا تھا۔ درخواست ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں بلا تاخیر پرنسپل جامعہ احمدیہ یا خاکسار کو اپنے اور اپنے مقالوں کے ناموں سے مطلع فرمائیں۔

محمد اسحٰق صوفی "بیت الفضل" دارالعلوم غربی ربوہ

اعلان برائے توجہ لجنات

ناگزیر حالات کی وجہ سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد کی جانے والی کلاس برائے طالبات میٹرک ۱۹ مئی تا یکم جون ملتوی کی جاتی ہے۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ

متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔
——— کشتی نوح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکارِ معاصرین

دی نیو ڈیلی ڈیفنڈر کی فروری ۲ سے ۱۶ فروری ۱۹۸۹ء کی ایک اشاعت میں مولانا سید شمشاد احمد ناصر کا عالمگیر احمدیہ جماعت سے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے پہلے دنیا بھر میں احمدیہ جماعت کے پھیلاؤ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اسوقت ۱۱۷ ممالک میں جماعت موجود ہے۔ مختلف علاقوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان۔ ہندوستان انڈونیشیا، مشرقی اور مغربی افریقہ کے کئی ممالک میں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں موجود ہے۔ ایشیا یورپ اور امریکہ کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ روس اور مشرقی یورپ کے ممالک مثلاً پولینڈ اور یوگوسلاویہ میں بھی جماعت موجود ہے۔ پولینڈ میں تو جماعت کے لیڈر ایک پولش احمدی ہیں۔ آگے چل کر انہوں نے جماعت کی بنیاد رکھے جانے کا ذکر کیا ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی پیش کر کے یہ بتایا ہے کہ ان دعاوی کے مطابق دنیا میں ان کی کیسی پذیرائی ہو چکی ہے۔ جہاں تک احمدیہ جماعت کے افراد اور انکی جدوجہد کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ عہد کیا جا چکا ہے کہ لوگوں کے دل جیت کر ہم ان کو اکٹھا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگرچہ جماعت کے پاس زیادہ وسائل تو نہیں ہیں لیکن وہ تعلیمی اور طبی میدان میں اپنی خدمات موثر رنگ میں پیش کر رہی ہے۔ اس وقت غانا۔ نائیجیریا۔ سیرالیون۔ گیمبیا۔ آئوری کوسٹ۔ لائبیریا اور یوگنڈا میں جماعت کے جاری کردہ سکول موجود ہیں۔ اسی طرح مغربی افریقہ کے کئی ملکوں میں طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کلینک موجود ہیں۔ جہاں تک علمی کوششوں کا تعلق ہے۔ قرآن مجید اور دیگر لٹریچر کے تراجم پیش کئے جا رہے ہیں۔ اور محض اللہ کے فضل سے احمدیہ لٹریچر کو تقریباً ساری دنیا میں مقبولیت حاصل ہے۔

احمدیہ جماعت نے زندگی کے مختلف شعبوں میں بہت بڑے بڑے لوگ پیدا کئے ہیں۔ روحانیت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے نام لئے ہیں۔ جہاں تک ـــ مذہبی لٹریچر کا تعلق ہے ملک غلام فرید۔ مولانا شیر علی۔ میر محمد اسمٰعیل۔ ڈاکٹر مفتی محمد صادق کے نام پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مذہبی تاریخ کے سلسلے میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور مولانا دوست محمد شاہد نے خاصا کام کیا ہے۔ زبانوں کے تقابلی جائزے میں شیخ محمد احمد مظہر نے منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ آپ نے اب تک چالیس زبانوں کے متعلق یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کا منبع عربی زبان ہے۔ دراصل یہ موضوع سب سے پہلے حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ نے پیش فرمایا تھا۔

زندگی کے دیگر شعبوں میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان جو پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے اور ایک وقت میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر بھی رہے۔ اور بعد میں ورلڈ کورٹ آف جسٹس کی صدارت کا عہدہ بھی سنبھالا اور انکے علاوہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ جماعت ایک عالمگیر بھائی چارے کی بنیاد رکھ رہی ہے۔ احمدی چاہے کہیں کا ہو۔ کسی رنگ اور کسی نسل کا ہو وہ اپنے آپ کو ہر دوسرے احمدی کا بھائی سمجھتا ہے۔ اور یہی بات زمانے کی ضرورت ہے۔

رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے۔ کشتی نوح

احمدیہ مشن یو۔کے

احمدیہ مشن یو۔کے کی ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۸۸ء میں مختلف لوگوں کے ستائیس گروپ جن میں ۵۱۸ افراد شامل تھے بیت الفضل لندن تشریف لائے۔ ان میں اساتذہ بھی تھے اور سکولوں کے طلباء بھی۔ اور ان کے علاوہ زندگی کے دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے دوست اور بہنیں بھی۔ ان سب کو بیت الفضل دکھانے کے علاوہ مولانا عطاء المجیب راشد جو کہ اس وقت یو۔کے مشن کے انچارج ہیں اور ان کے ساتھیوں نے احمدیت کے عقائد اور جماعت کی کارکردگی سے متعلق واقفیت بہم پہنچائی اور انکے سوالوں کے جواب دئے۔ ایک نیا فورم یو۔کے مشن کے تحت وجود میں آیا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ نئے احمدی آسانی کے ساتھ اور بے تکلفی سے مزید واقفیت بھی حاصل کر سکیں اور نئے ماحول میں نئی دوستیاں پیدا کر کے اپنی زندگی کی دلچسپیوں کو قائم رکھ سکیں۔ اس فورم کے اجلاسوں میں چونکہ تعداد عام جلسوں سے کم ہوتی ہے اس لئے ایک دوسرے سے مل جل کر تعلقات بڑھانے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ ایک وقت کا کھانا اس فورم میں اکٹھے کھایا جاتا ہے اس لئے پکانے کا اہتمام بھی یہ خود ہی کرتے ہیں۔ لیڈز کی جماعت نے ۹ جنوری ۱۹۸۹ء کو جاوید احمد صاحب کے مکان پر ایک اجلاس منعقد کیا۔ عبدالمجید صاحب بٹ جو اس علاقے کے صدر ہیں انہوں نے صدارت کی۔ رفیق احمد خان صاحب نے تقریر کی جس کا موضوع ہمسایوں سے بہتر سلوک تھا۔ زبیر احمد صاحب نے خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق بڑے ٹھوس دلائل سے سجی ہوئی گفتگو پیش کی۔ اس موقعے پر کچھ چندہ بھی اکٹھا کیا گیا۔

سکاٹ لینڈ کا پہلا علاقائی اجتماع ۱۵ جنوری ۱۹۸۹ء کو منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع میں اطفال، خدام اور انصار سب نے ہی شرکت کی۔ اس موقع پر عبدالباری صاحب جو شمالی حصے کے علاقائی قائد ہیں اور ان کے نائب لقمان نیومین صاحب کو بھی مدعو کیا گیا۔ ان دونوں نے نیشنل قائد کی نمائندگی کی۔ اس موقعہ پر مولانا طاہر صلیبی جو ایک برطانوی واقفِ زندگی مربی ہیں اور جنہوں نے دینی تعلیم ربوہ میں حاصل کی تھی اور انکی بیگم صاحبہ نے بھی اس اجتماع میں شرکت کی۔ اس موقعے پر نظم اور تلاوت کے مقابلے بھی ہوئے۔ اور یہ بات نہایت حوصلہ افزا ہے کہ ان میں سے بہت سے مقابلے ہمارے انگریز بھائیوں نے جیتے۔ جہاں تک نظم کے مقابلے کا تعلق ہے ہمارے بھائی بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے دو بیٹوں نے اپنی انگریزی نظمیں سنا کر انعام پائے۔ دوسرے سیشن میں تقریری مقابلہ ہوا اور اس کے بعد سوال و جواب کی باری آئی۔ پروگرام کا یہ حصہ نہایت دلچسپی سے سنا گیا۔ وقت کی قلت کے باعث ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کے مقابلے نہ ہو سکے۔ بریڈفورڈ کی جماعت نے ۵۰ ہزار کتابیں اکٹھی کر کے یوگنڈا کے سکولوں کو بھجوائیں۔ یہ سکیم حضرت امام جماعت احمدیہ نے حال ہی میں شروع فرمائی تھی، اس جماعت کا کہنا ہے کہ ابھی اور کتب اکٹھی کی جائیں گی تاکہ مزید سکولوں کے طلباء کی مدد کی جا سکے۔

اطفال توجہ فرمائیں

مئی کے لئے کتاب: "ایک شہزادے کی سچی کہانی" برائے مطالعہ مقرر ہے امید ہے تمام اطفال اس کتاب کا مطالعہ کر رہے ہوں گے۔ جن اطفال نے ابھی اس کا مطالعہ شروع نہیں کیا۔ ان سے گزارش ہے کہ جلد از جلد اس کتاب کا مطالعہ شروع کر دیں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہم زندہ ہیں محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر جو کچھ ملتا ہے خدا سے ملتا ہے۔

ناظر مال

نورِ وحی کے نازل ہونے کا یہی فلسفہ ہے کہ وہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۸۹ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "مشہود احمد" تجویز فرمایا ہے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے خادم دین بنائے اور والدین اور پورے خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نذیر احمد باجوہ
۲۷/۲۶ دارالرحمت شرقی "ب" ربوہ

درخواست دعا

مکرم سید تبشیر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں

مکرم شیخ محمد منیر صاحب آف اسلام آباد کی اہلیہ صاحبہ ایک سال سے بوجہ کینسر بیمار ہیں۔ حالت نازک ہے۔

مکرم مشتاق احمد صاحب آف وزیر آباد دل اور پھیپھڑوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور شیخ زید ہسپتال میں داخل ہیں

مکرم وقار احمد صاحب ابن چوہدری عبدالکریم صاحب اسلام آباد پندرہ دن سے بخار میں وجہ سے بیمار ہیں

مکرم محمد اقبال صاحب قریشی فوٹوگرافر واہ کینٹ بغرض علاج امریکہ گئے ہوئے ہیں

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مریضوں کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

مکرم منصور احمد صاحب تاثیر ابن مکرم مولوی محمد احمد صاحب نعیم کی ٹانگ گزشتہ دنوں ایک حادثہ کے نتیجہ میں پنڈلی سے ٹوٹ گئی ہے وہ سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔

میری نواسی عزیزی عائشہ احمد بنت مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب کا نکاح میرے نواسے عزیزم عثمان اعجاز ابن چوہدری اعجاز احمد صاحب گھمن حال امریکہ بعوض مبلغ ۱۵۰۰۰ ڈالر طے پایا ہے تمام احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

چوہدری محمد اشرف ۱۸۸/B فیصل ٹاؤن لاہور

کامیابی

۱۔ عزیزہ میمونہ ماہم بنت مکرم عبدالصمد خان صاحب طاہر دارالصدر غربی ربوہ نے امسال پانچویں جماعت کے بورڈ کے امتحان میں ۱۷۱/۲۰۰ نمبر حاصل کر کے تحصیل میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ حضرت سید سرور شاہ صاحب کی پڑنواسی اور محترم عبداللہ خان صاحب درویش کی پڑپوتی ہے۔

۲۔ مکرم مشہود احمد ناصر مربی سلسلہ کے بھانجے عزیز جواد احمد ابن ظفر احمد صاحب نے شہزاد کوچنگ سنٹر ربوہ سے جماعت اول میں ۱۷۸/۸۵ نمبر حاصل کر کے کلاس میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کامیابیوں کو مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے

اعلانِ وفات

میرے بہنوئی سید سرفراز علی صاحب پریذیڈنٹ حلقہ لالہ رخ واہ کینٹ چھ مئی بمطابق ۲۹ رمضان المبارک بروز ہفتہ صبح کے وقت وفات پا گئے ہیں اور ان کو اسی دن عشاء کے وقت بہشتی مقبرے میں دفن کر دیا گیا ہے۔

سب بزرگوں اور احباب سے درخواست ہے کہ ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

(نورالدین قریشی۔ ڈی۔ اے۔ سی۔ ایم اے (ریٹائرڈ) (راولپنڈی)

اعلان گمشدہ

ایک لاکٹ طلائی عید کی نماز پڑھنے کے دوران یا راستہ میں گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

چوہدری آفتاب احمد
مکان ۱۰/۲ دارالعلوم جنوبی ربوہ

بڑوں کا ادب کرنے سے شعور میں جلاء پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ جلاء ذہن کو تیز کرتی ہے

میجر (ریٹائرڈ) محمد نذیر بھٹی

خادم۔ احمدیت کا مجاہد

حضرت ملک عبدالرحمٰن خادم سے سب سے پہلے ملاقات اس وقت ہوئی جب میں ۱۹۳۱ء میں فرسٹ ایر میں اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہوا اور احمدیہ ہوسٹل میں رہائش پذیر ہوا جو ان دنوں الفیض کوٹھی ہالسٹن روڈ پر واقع تھا۔ خادم صاحب ان دنوں فرسٹ ایر کے طالب علم تھے اور عربک ان کا مضمون تھا۔ بظاہر تو وہ ہمارے جیسے طالبعلم تھے۔ کیونکہ ان کی طبیعت میں طفلی معصومیت کا عنصر ہر نوجوان کی طرح موجود تھا مگر کچھ ہی دنوں کے بعد ان کا اصلی جوہر اس وقت کھلا جب ہمیں احمدیہ ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ صاحب شیخ فضل کریم صاحب پراچہ نے حکم دیا کہ آج خادم صاحب کا ایک عیسائی عالم سے نوکھا ہال میں مناظرہ ہے اور تمام طلباء کو وہاں حاضر ہونا ہے۔ ہم حسب حکم وہاں پہنچے اور خادم صاحب کو ایک معمر عیسائی مناد سے مناظرے کے دو ہاتھ کرتے دیکھا۔ ہم دیانتی دین کی تو زیادہ شدھ بدھ نہ رکھتے تھے مگر یہ ضرور دیکھا کہ خادم صاحب ان سے اس طرح بات کر رہے تھے جیسے کوئی جہاندیدہ نوجوان کسی بچے کو سرزنش کرتا ہو۔ اور اس کے جواب میں بچہ لاجواب ہو کر خاموشی اختیار کرے۔ اس موقع پر اپنی علم دین کی کم مائیگی پر نہ صرف احساس کمتری ہوا بلکہ یہ سوچ کر کہ خادم صاحب ہم سے عمر میں صرف چار سال ہی بڑے ہیں اور کس طرح انہوں نے عیسائی مناظر کو خاموش کر دیا ان کی ایک گونہ عظمت ذہن میں بیٹھ گئی۔ ان کی عمر اس وقت بیس سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ ان دنوں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب، مرزا مظفر احمد صاحب اور مرزا ظفر احمد صاحب وغیرہ سب ہوسٹل میں رہا کرتے تھے۔ ہوسٹل کے تمام باسی ایک خاندان کی طرح رہتے تھے۔ انہی ایام میں حضرت فضل عمر کشمیر کمیٹی کے پریذیڈنٹ ہوتے تھے۔ اور کمیٹی کی میٹنگیں احمدیہ ہوسٹل میں ہوتی تھیں۔ جہاں علامہ اقبال کے علاوہ شیخ عبداللہ صاحب وغیرہ بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ بعد میں خادم صاحب وکالت پاس کر کے گجرات میں پریکٹس کرنے لگے۔ میں فوج میں تھا اور کوٹلی میں تعینات تھا اکثر گجرات سے گزرتے ہوئے خادم صاحب کو کچہری ملنے جایا کرتا تھا۔ ان سے خوش گپی کیلئے وقت اس لئے نکالا جاتا تھا کہ ان کی دینی عظمت کا احساس ہماری شخصیت کا حصہ بن چکا تھا۔ ایک ایسا وقت آیا کہ احمدیہ ہوسٹل ۳۶ ایمپریس روڈ پر منتقل ہو گیا۔ اسوقت ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب سپرنٹنڈنٹ تھے۔ کوٹھی کے مالک نے ایک غلطی کی کہ کوٹھی جس وقت ایک بیرسٹر بدرالاسلام علی خاں کے پاس کرایہ پر تھی اور وہ مع اپنی انگریز بیوی اور بچوں کے شملہ میں تھے یہ کوٹھی احمدیہ ہوسٹل کو کرایہ پر دے دی گئی۔ واپسی پر بیرسٹر صاحب نے جب اتنے ڈھیر سے "غیر ذمہ دار" طلباء کوٹھی میں دیکھے تو بہت سیخ پا ہوئے۔ قانونی نالش کی دھمکی دی مگر طلباء ان کی کہاں سنتے تھے۔

خادم صاحب کی دینی علمیت کی عظمت کا بیان گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے وہ خادم جنہیں حضرت فضل عمر نے خالد احمدیت کے خطاب سے نوازا جن کی جسٹس منیر جیسے ماہر قانون نے منیر انکوائری میں دینی اور قانونی علمیت و عظمت کا اعتراف کیا کوئی معمولی ہستی نہ تھی وہ ایسی نابغۂ روزگار ہستی تھی جسے زمانہ تلاش کریگا۔ مجھے تو وہ سیاسی بہادر یار جنگ کا دینی ہم پلہ خادم معلوم ہوتا ہے۔

بقیہ۔ بہائیت

"BAHAULLAH AND THE NEWERA"

P: 92

کہ "ایک ایسا شخص بھی جس نے جناب بہاءاللہ کا نام بھی نہ سنا ہو۔ بہائی ہو سکتا ہے۔"

پس ایک ایسے "مذہب" کے عقائد کے بارے میں کوئی حتمی بات کہنا یا ایسے "مذہب" کے ماننے والوں سے کوئی نتیجہ خیز اور فیصلہ کن گفتگو کرنا ایک انتہائی مشکل بلکہ ناممکن امر ہے۔

ایک سائیکل ملی ہے

ایک عدد پرانی سائیکل (گم شدہ) نظارت امور عامہ میں موصول ہوئی ہے۔ جس صاحب کی ہو نشانی بتلا کر حاصل کر لیں۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۶۹۶۴:- میں طاہرہ تبسم زوجہ محمد ظفر اللہ خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند دو ہزار روپے (۲) طلائی زیورات ۷ تولہ مالیتی ۲۱۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ طاہرہ تبسم زوجہ محمد ظفر اللہ خان صاحب ۱۶/۷ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد ظفر اللہ خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ قدرت اللہ وصیت نمبر ۱۲۸۲۲۔

مسل نمبر ۲۶۹۶۵:- میں محمد اکرام الحق ولد مکرم میاں خیر الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رتن باغ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اکرام الحق ۱۶/۷ رتن باغ نزد میو ہسپتال لاہور گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری غلام احمد۔ وصیت نمبر ۱۷۴۲۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نذیر احمد ورک وصیت نمبر ۱۴۶۸۱۔

مسل نمبر ۲۶۹۶۶:- میں حفیظہ نسرین ناصرہ زوجہ ادریس احمد سون قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینال کالونی باٹا پور لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی چھ تولہ پانچ ماشہ مالیتی ۲۲،۷۵۰/- روپے (۲) نقد رقم ۵۰۰۰/- روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰،۰۰۰/- روپے کل جائیداد ۴۷،۷۵۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حفیظہ نسرین ناصرہ ۹/۱۲ دار الصدر جنوبی حال معرفت ادریس احمد سون کینال کالونی باٹا پور لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد الکریم صدر جماعت احمدیہ بھمہ باٹا پور لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲ کریم احمد خان کینال کالونی باٹا پور لاہور۔

مسل نمبر ۲۶۹۶۷:- میں سیدہ وحیدہ حنیف زوجہ سید حنیف احمد صاحب مربی سلسلہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن معین الدین پور ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱-۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر ۷۰۰۰/- روپے بصورت زیورات طلائی ۶½ تولہ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے وصول شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سیدہ وحیدہ حنیف بمقام معین الدین پور گجرات۔ گواہ شدہ نمبر ۱۔ سید رفیق احمد ولد سید حافظ باغ علی شاہ صاحب۔ معین الدین پور گجرات گواہ شد نمبر ۲۔ سید حنیف احمد مربی سلسلہ خاوند موصیہ وصیت ۲۵۹۵۹/۷۔

بقیہ . . . . . قیام امن

نہ بن جاؤ۔ ان امور کو مدنظر رکھو کر اگر کوئی انجمن بنائی جائے تو دیکھو کہ کس طرح دنیا میں بین الاقوامی صلح ہو جاتی ہے سب فساد اس امر سے پیدا ہوتا ہے کہ اول تو جب جھگڑا ہوتا ہے دوسری طاقتیں الگ بیٹھی دیکھتی رہتی ہیں اور جب دخل دیتی ہیں تو الگ الگ دخل دیتی ہیں۔ کوئی کسی کے ساتھ ہو جاتی ہے اور کوئی کسی کے ساتھ اور یہ جنگ کو بڑھاتا ہے گھٹاتا نہیں۔

(صفحہ ۱۲۲ احمدیت)

لیگ آف نیشنز کی ناکامی پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"قرآن کریم کے اصول غالب آئے ہیں اور ہمیں یہ موقع ملا ہے کہ ہم یورپ سے کہیں کہ تم نے سینکڑوں سال کے تجربہ کے بعد ایک لیگ قائم کی لیکن غلام ہندوستان کے شہروں سے دور ایک گاؤں سے جہاں گو اب گاڑی آچکی ہے مگر اس وقت نہیں تھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے یہ آواز اٹھائی کہ میرے آقا نے خدا تعالیٰ سے پاکر جو تعلیم دی تھی تم اس کے خلاف چل رہے ہو اس لئے اس کا خمیازہ تمہیں بھگتنا پڑے گا۔ اور اس آواز کے چودہ سو سال بعد تم نے اپنے عمل سے تسلیم کر لیا ہے کہ تمہارا فیصلہ غلط تھا اور امن قائم کرنے کا وہی طریق ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اور جسے اس کے ایک خادم نے چودہ سال پہلے پیش کیا تھا۔ یعنی یہ کہ جب تم ظالم کو دبا لو تو یہ نیت مت کرو کہ اب موقع ہے اسے مٹا دیں۔ صرف مظلوم کا حق اسے دلوا دو اور بس اگر جنگ عظیم کے بعد اس تعلیم پر عمل کیا جاتا تو نہ زیکو سلواکیہ کی یہ حکومت قائم ہوتی اور نہ مسولینی اور نہ فیوہرر (ہٹلر) پیدا ہوتا۔ اور نہ نئی جرمنی معرض وجود میں آتی۔ اور نہ اس جنگ کے آثار نمودار ہوتے جو بظاہر ایک دن واقع ہو کر ہی رہے گی۔ اور جس کی تباہی کا خیال کر کے بھی انسان کا دل کانپ جاتا ہے۔"

(الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

ان نقائص اور خرابیوں کی وجہ سے جن کی یہاں نشان دہی کی گئی ہے لیگ آف نیشنز عرصہ ہوا دم توڑ گئی۔ دنیا ایک ہولناک جنگ کی خوفناک تباہی سے دوچار ہوئی۔ لاکھوں جانوں اور کروڑوں کروڑ کی جائداد و املاک ہوس ملک گیری و نشہ اقتدار کے بھیانک دیو کی بھینٹ چڑھا کر دنیا کے بہترین دماغوں نے یونائیٹڈ نیشنز قائم کی جس میں پہلے نقائص کی کسی قدر اصلاح تو ضرور کرائی گئی ہے مگر اب بھی قرآنی تعلیمات پر پوری طرح عمل نہیں کیا گیا۔ معاہدات میں صلح اور انصاف کی بجائے جنبہ داری اور دھڑے بندی سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ کے فساد کی بنیاد اور بغض وفساد کی چنگاری پیچھے رہنے دی ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جو کسی وقت بھی ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ آگ کے طوفان کی شکل اختیار کر کے اس چمکا چوند کرنے والی تہذیب و تمدن اور ساری ترقیات کو اپنی لپیٹ میں لے کر اس طرح بھسم کر سکتی ہے کہ جس کی ظلم و بربریت اور خون آشامی کی پچھلی ساری تاریخ میں کوئی مثال نہ ملتی ہو۔ اس تباہی سے بچنے کے لئے جو ہر وقت دنیا کے سروں پر مسلط ہے وہی رہنما اصول کام آسکتا ہے جو حضور نے ۱۹۲۴ء میں قرآن مجید سے مستنبط کر کے بیان فرمایا تھا۔ عبد الباسط صاحب شاہد

دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے
——— (پیکر سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

۴۔ مبشر احمد
ابن مکرم حاجی منور احمد صاحب
حلقہ عزیز محلہ نصیر آباد

۶۔ رانا فرخ احمد خان
ابن رانا افتخار احمد خان
محلہ نصیر آباد عزیز۔ ربوہ

۵۔ فاتحہ مومن جدران
بنت مکرم عبد المومن جدران صاحب
بیت الصلح دار الرحمت شرقی۔ ربوہ

۷۔ نوید احمد ابن مکرم رشید احمد صاحب
۱۸/۱۶، دار النصر وسطی۔ ربوہ

خبریں

● وفاقی کابینہ نے جس کا اجلاس وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی صدارت میں ہوا فیصلہ کیا ہے کہ ان افراد کو جنہیں مارشل لاء ضابطہ کے تحت برطرف کیا گیا تھا دوبارہ بحال کیا جائے اور انہیں بعض مراعات بھی دی جائیں۔

● آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن کی اپیل پر ملک بھر کے ۲۲ لاکھ کلرکوں نے اپنے مطالبات کے حق میں مکمل قلم چھوڑ ہڑتال کی۔ جس سے بیشتر وفاقی اور صوبائی محکموں میں دفتری کام معطل ہو کر رہ گیا۔

● روسی راہنما میخائل گورباچوف جب چین کے تاریخی دورہ پر بیجنگ پہنچے تو ہزاروں چینی طلبہ نے جمہوریت کے حق میں مظاہرہ کیا۔ چینی ٹیلی ویژن نے انکی آمد کے مناظر براہِ راست ٹیلی کاسٹ کئے۔ ان کا استقبال صدر یانگ شانگ کن اور دوسرے چینی لیڈروں نے کیا۔

● آل پاکستان نیوز پیپرز ایسوسی ایشن کے صدر میر خلیل الرحمٰن نے کہا ہے کہ نیوز پرنٹ پر لگائی جانیوالی ڈیوٹی سے اخبارات کی مالی مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تاہم وفاقی سیکرٹری اطلاعات و نشریات نے کہا ہے کہ نیوز پرنٹ پر ڈیوٹی سے آزادی صحافت متاثر نہیں ہوگی۔

● منشیات ڈویژن نے ایک بل کا مسودہ تیار کیا ہے جو صدارتی آرڈیننس کے طور پر نافذ ہوگا۔ اور جسکی رو سے منشیات کے سمگلروں کی جائیدادیں ضبط کر لی جا سکیں گی۔

● سندھ ہائی کورٹ نے سینٹ کے خلاف حکم امتناعی کی درخواست مسترد کر دی ہے اپنے حکم میں سندھ ہائی کورٹ نے لکھا ہے کہ سینٹ پچھلے کئی سال سے کام کر رہا ہے۔ لہذا اس منتخب ادارے کو اس موقع پر کام کرنے سے روکنے کے لئے کوئی درمیانی حکم پاس نہیں کیا جا سکتا۔

● سٹیشن ماسٹروں اور ریلوے سٹاف ایسوسی ایشن نے اپنے مطالبات کے حق میں گزشتہ ساڑھے دس بجے اچانک ملک بھر میں پہیہ جام ہڑتال کر دی۔ جس کی وجہ سے تمام ایکسپریس مسافر اور مال گاڑیاں مختلف سٹیشنوں اور ویرانوں میں رک گئیں۔

جس سے مسافروں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ سٹیشن ماسٹر گروپ کے ترجمان نے کہا ہے کہ متعدد بار مطالبات پیش کئے گئے مگر شنوائی نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔

جنریٹر برائے فروخت

ایک نیا جنریٹر فوری طور پر برائے فروخت ہے۔ رابطہ دفتر الفضل۔ ربوہ

اعلیٰ اور معیاری صابن

پری سوپ

تیار کردہ
کریم سوپ فیکٹری ستیانہ روڈ۔ فیصل آباد

ضرورت ہے

ایک ریٹائرڈ ہیڈ کلرک (کسی بھی محکمہ کے ہوں) کی ضرورت ہے۔ جو ٹوٹنگ۔ ڈرافٹنگ کے علاوہ ٹائپ بھی جانتا ہو۔ تنخواہ معقول دی جائیگی۔ خواہش مند احباب مقامی امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ پتہ ذیل پر رجوع فرمائیں

میاں اصغر علی
ڈائریکٹر گلوب انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
رچنا ٹاؤن۔ جی۔ ٹی روڈ۔ نزد تھانہ فیروز والہ
شاہدرہ لاہور۔ فون ۷۱۲۶۴۵

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبد الحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینجر: مشہور دواخانہ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۹۰۶

پتھری گردہ کورس
KIDNY STONE COURSE

۴۰ روزہ کورس قیمت ۱۵۰/- لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹر ۶۰۷